1/27
48809
3577

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
Date:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلے کے بارے میں؟
مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے علاقے کے لوگ فروٹ کمپنی سے سال کے دوران (شروع یا درمیان) میں نقد پیسے لیتے ہیں فروٹ کمپنی والے یہ پیسے اس شرط پر دیتے ہیں کہ سال کے آخر میں زمیندار پھل انہی کے پاس بیچنے کیلئے لائیگا مزید یہ کہ کمپنی والے عموماً 7 فیصد کمیشن بھی لیتے ہیں واضح رہے ان کے ہاں یہ اصول ہے کہ اگر زمیندار وعدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کسی دوسری کمپنی میں پھل بیچنے کیلئے جائے تو کمپنی ثانی کے عمومی کمیشن لینے کے باجود کمپنی اوّل بھی کمیشن لینے کا مجاز ہوگی لہذا اکثر اوقات تو کمپنی اوّل والے کمیشن نہیں لیتے لیکن بعض اوقات انکے پاس نہ لے جانے کے باوجود انکے مذکورہ اصول کی بناء پر کمیشن وصول کر لیتے ہیں

اب پوچھنا یہ ہے کہ:
1۔ کمپنی والے کا انکے اصول کے مطابق کمیشن لینے کا کیا حکم ہے؟
2۔ زمیندار کیلئے مذکورہ تفصیل کے مطابق پیسے لینا جائز ہے یا نہیں؟
3۔ اگر زمیندار پیسے لے لے مگر اسی کمپنی میں پھل نہ لے کر جائے بلکہ کسی دوسری کمپنی میں لے کے جائے اور کمپنی اوّل والے زمیندار سے اُن کے اصول کے مطابق کمیشن بھی نہ لے تو اس صورت کا کیا حکم ہوگا؟

المستفتی بندہ نور علی بن فیض الدین
پتہ: ضلع پشین تحصیل برشور
توبہ کاکڑی ولسہ عیسیٰ زئی (بلوچستان)
موبائل نمبر 03318492287

(جواب منسلک ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلّیاً

جواب سے پہلے بطورِ تمہید جاننا ضروری ہے کہ کمیشن ایجنٹ کا قرض دیتے وقت یہ شرط لگانا کہ زمیندار پھل فروخت کرنے کے لئے اسی کے پاس ہی لائے گا، شرعاً یہ شرط، شرطِ فاسد ہے، جس کی پابندی زمیندار کے ذمہ لازم نہیں، تاہم اس کی وجہ سے قرض کے معاملہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا، بلکہ اس سے قرض لینا درست ہے، بشرطیکہ اس کے پاس پھل لے جانے کی صورت میں وہ زمیندار سے اجرت مثل ہی لیتا ہو یعنی اتنا کمیشن لیتا ہو جتنا کہ دوسرے لوگوں سے لیتا ہے، لیکن اگر وہ قرض دینے کی وجہ سے کمیشن معمول سے زیادہ لیتا ہو یا قرض کی واپسی پر زائد رقم کا مطالبہ کرتا ہو تو یہ ایسی صورت میں یہ سودی معاملہ ہوگا جو کہ شرعاً جائز نہیں ہے، اور اس طرح معاملہ کرنے سے شرعاً اجتناب کرنا لازم ہے۔

اس تمہید کے بعد آپ کے سوالات کا جواب عرض ہے۔

(۱)۔۔۔ صورتِ مسئولہ میں زمیندار کا کمپنی اول کے پاس پھل نہ لے جانے کی صورت میں بھی کمپنی اول کا کمیشن لینا چونکہ قرض دینے کی وجہ سے ہے اس لئے یہ شرعاً سود میں داخل ہو کر ناجائز اور حرام ہے۔

(۲)۔۔۔ کمپنی اول کے پاس پھل لے جانے کی صورت میں اگر وہ قرض دینے کے بعد اپنا کمیشن اتنا ہی لیتی ہے جتنا کہ عموماً دوسرے لوگوں سے لیتی ہے تو اس سے قرض لینا درست ہے، لیکن اگر قرض کی وجہ سے کمپنی والے کمیشن معمول سے زیادہ لیتے ہیں یا قرض کی واپسی پر زائد رقم کی شرط لگاتے ہیں تو ایسی صورت میں زائد رقم کے اندر سودی معاملہ ہونے کی وجہ سے مذکورہ کمپنی سے قرض لینا جائز نہیں۔

(۳)۔۔۔ صورت مسئولہ میں اگر زمیندار نے کمپنی اوّل کو پھل دینے کا وعدہ کیا ہے تو اگر وہ کمیشن معمول کے مطابق لیتا ہے تو وعدہ کی پاسداری کرتے ہوئے زمیندار کے لئے ضروری ہے کہ اسی کمپنی کو پھل دے، لیکن اگر وہ وعدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کسی اور کمپنی کو پھل دیتا ہے، تو مذکورہ معاملہ تو فی نفسہٖ جائز ہو جائے گا، البتہ وعدہ کی خلاف ورزی کا گناہ ہوگا۔

الدر المختار- (٥ / ١٦٥)

(و) فيها (القرض لا يتعلق بالجائز من الشروط فالفاسد منها لا يبطله ولكنه يلغو شرط رد شيء آخر فلو استقرض الدراهم المكسورة على أن يؤدي صحيحا كان باطلا)...وفي الخلاصة القرض بالشرط حرام والشرط لغو بأن يقرض على أن يكتب به إلى بلد كذا ليوفي دينه.وفي الأشباه كل قرض جر

جاری ہے۔۔۔

Scanned by CamScanner

نفعا حرام... وفيها شراء الشيء اليسير بثمن غال لحاجة القرض يجوز ويكره وأقره المصنف.

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (٥ / ١٦٦)

(قوله كل قرض جر نفعا حرام) أي إذا كان مشروطا كما علم مما نقله عن البحر، وعن الخلاصة وفي الذخيرة وإن لم يكن النفع مشروطا في القرض، فعلى قول الكرخي لا بأس به.

الدر المختار (٥ / ١٦٧)

وفيها شراء الشيء اليسير بثمن غال لحاجة القرض يجوز ويكره وأقره المصنف.

وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (٥ / ١٦٧)

(قوله يجوز ويكره) أي يصح مع الكراهة وهذا لو الشراء بعد القرض لما في الذخيرة، وإن لم يكن النفع مشروطا في القرض، ولكن اشترى المستقرض من المقرض بعد القرض متاعا بثمن غال، فعلى قول الكرخي لا بأس به وقال الخصاف: ما أحب له ذلك وذكر الحلواني أنه حرام، لأنه يقول لو لم أكن اشتريته منه طالبني بالقرض في الحال، ومحمد لم ير بذلك بأسا وقال خواهر زاده: ما نقل عن السلف محمول على ما إذا كانت المنفعة مشروطة وذلك مكروه بلا خلاف.

وما ذكره محمد محمول على ما إذا كانت غير مشروطة وذلك غير مكروه بلا خلاف.. والله سبحانه وتعالى اعلم بالصواب

علی الرحمٰن

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۰/صفر المظفر/۱۴۳۷ھ

۲۳/نومبر/۲۰۱۵ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ

۱۰/۲/۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

۱۰/۲/۱۴۳۷ھ